شہزادوں کا امتحان

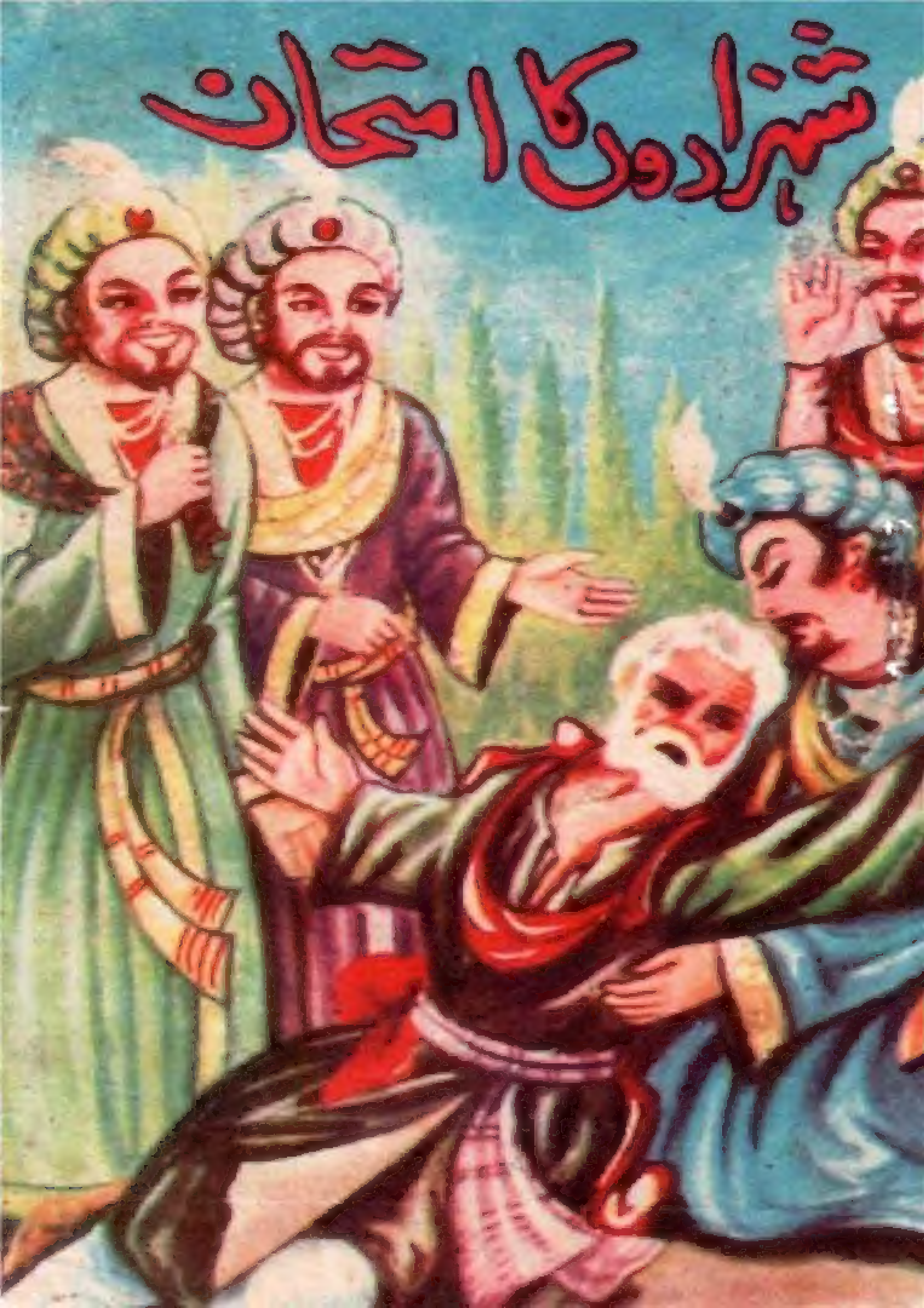

بچوں کیلئے ایک دلچسپ اور سبق آموز کہانی

شہزادوں کا امتحان

مختار احمد

علیم پبلشرز

کمرہ نمبر ۱۳ قذافی مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

(ترمیم شدہ ایڈیشن)

ناشر: وسیم قریشی

طابع: اکیڈمک پریس، کبیر اسٹریٹ، لاہور

تعداد: ۲۰۰۰

سال اشاعت ۱۹۷۸

قیمت

پچاس پیسے

بہت پرانے زمانے کا ذکر ہے، سمندر پار ایک چھوٹے سے ملک پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اس بادشاہ کی ایک پندرہ سولہ سال کی بیٹی بھی تھی، جس کا نام شہزادی امبر تھا۔ شہزادی امبر بے حد حسین اور خوبصورت تھی، یہ ہی وجہ تھی کہ بہت سارے شہزادے شہزادی امبر سے شادی کرنے کے خواہش مند تھے۔ ہر روز کسی نہ کسی ملک کے شہزادے کا رشتہ آیا کرتا تھا۔

چونکہ شہزادی امبر بادشاہ کی اکلوتی اولاد تھی، اس لیے بادشاہ اس سے بیحد محبت کرتا تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ شہزادی کو ایک ایسا شوہر ملے جو خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ رحمدل اور بہادر بھی ہو۔ آخر بہت سوچ بچار کے بعد اس نے اپنے قاصد تمام ملکوں کے شہزادوں کے پاس یہ پیغام لیکر بھجوادیئے کہ شہزادی امبر سے شادی کے لیے بادشاہ ان کا ایک امتحان لینا چاہتا ہے، جو شہزادہ بھی اس امتحان میں پورا اترے گا، شہزادی امبر کو اس کی دلہن بنادیا جائے گا۔

اس پیغام کو پاتے ہی بہت سارے شہزادے شہزادی امبر کے ملک جانے کی تیاری کرنے لگے۔ ان میں سے ہر ایک شہزادے کو امید تھی کہ وہ بادشاہ کے امتحان میں ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ تمام شہزادے اپنے اپنے ملکوں سے نکل کر بندرگاہ پر جمع ہو گئے۔ وہاں پر بادشاہ کا ایک خوبصورت جہاز کھڑا تھا۔ یہ جہاز اسی مقصد کے لیے تھا کہ جو شہزادے شہزادی امبر سے شادی کے خواہش مند ہوں اس میں بیٹھ کر بادشاہ کے پاس پہنچ جائیں۔

جب شہزادے جہاز میں سوار ہو گئے تو جہاز کے بادبان کھول دیئے گئے اور جہاز تیزی سے اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگا۔ شہزادے جہاز پر ادھر ادھر گھومتے ہوئے باتیں کرنے لگے۔ وہ سب کے سب بیحد خوبصورت اور ذہین نظر آتے تھے۔ وہ باتوں کے دوران زور زور سے قہقہے بھی لگا رہے تھے اور ان کے چہروں سے پتہ چلتا تھا کہ وہ بے حد مسرور ہیں۔

ان ہی شہزادوں میں ملک خراسان کا شہزادہ بابر بھی تھا۔ وہ ان شہزادوں سے الگ تھلگ عرشے پر بیٹھا ہوا سمندر کی اونچی نیچی لہروں کو دیکھتے ہوئے کچھ سوچ رہا تھا۔ دوسرے شہزادے اس کی طرف دیکھتے ہوئے زیر لب مسکرا رہے

تھے۔ ان کی آنکھوں میں شہزادے بابر کے لیے حقارت تھی، وہ اسے مغرور اور بد مزاج سمجھ رہے تھے، کیونکہ وہ ان کے ساتھ گھل مل کر بیٹھنے کے بجائے احمقوں کی طرح منہ لٹکا کر ایک طرف بیٹھ گیا تھا۔ اس پر ایک شہزادے نے دوسرے شہزادے سے دھیمے لہجے میں کہا "اگر شہزادی امبر کی اس احمق شہزادے سے شادی ہو گئی تو میں اپنا نام بدل دونگا۔ دیکھو تو کیسے بت کی طرح بیٹھا ہے"۔ حالانکہ یہ بات آہستگی سے کہی گئی تھی مگر شہزادہ بابر نے اسے سن لیا اور دھیرے سے مسکرا دیا۔

لگاتار تین دن کے طویل سفر کے بعد جہاز امبر شہزادی کے ملک میں پہنچ گیا۔ تمام شہزادے جہاز سے اترے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہوئے شاہی محال کی طرف چل دیئے۔ شہزادہ بابر ان کے پیچھے سر جھکائے چلا آ رہا تھا۔

ابھی وہ لوگ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ انھیں ایک امرودوں کا باغ نظر آیا۔ وہاں پر ایک بہت ہی بوڑھا شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے آواز دے کر شہزادوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ شہزادے اس کے پاس گئے۔

بوڑھے نے اپنی لرزتی ہوئی کمزور سی آواز میں کہا۔ "اے نوجوانوں میں ایک بہت بوڑھا شخص ہوں کیا مہربانی کر کے تم میرا ایک کام کروگے؟"۔

"بڑے میاں، یہ تمھاری خوش قسمتی ہے کہ تم میرے ملک میں نہ ہوئے"۔ ایک شہزادے نے آگے بڑھ کر کہا۔ "اگر ایسی بات تم میرے ملک میں میرے ساتھ کرتے تو میں تمہاری زبان گدی سے کھنچوا دیتا۔ تم شہزادوں سے اپنا کام کروانا چاہتے ہو، کیا یہ تمہارے نوکر ہیں؟"۔

بوڑھے نے گڑگڑا کر کہا۔ "میں بہت غریب آدمی ہوں، میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، اپنے باغ سے امرود توڑ کر میں اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہوں، مگر تم میری حالت دیکھ رہے ہو، میں امرودوں کے درختوں پر چڑھ کر امرود توڑنے سے قاصر ہوں، شہزادے بھی انسان ہوا کرتے ہیں اور انسان ہی انسان کے کام آتا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو میری مدد کرسکے؟"۔

"اپنی زبان بند کرو"۔ ایک شہزادے نے آگے بڑھ کر کہا۔ "یہ بوڑھا تو سر پر ہی چڑھا جا رہا ہے"۔ یہ کہہ کر اسی نوجوان نے بوڑھے کو ایک ایسا دھکا دیا کہ وہ دور زمین پر جا گرا۔

تمام شہزادوں نے ایک فلک شگاف قہقہہ لگایا، مگر اسی وقت شہزادہ بابر تیزی سے آگے بڑھا اور بوڑھے کو سہارا دیکر اٹھایا۔ تمام شہزادوں کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک شہزادہ بولا۔ "اس بوڑھے کو سہارا دینے والا یہ نوجوان مجھے شہزادہ تو نہیں بڑھئی کی اولاد معلوم دیتا ہے"۔

شہزادہ بابر نے کہا۔ "تم لوگوں کو ایک بوڑھے آدمی کو ستاتے ہوے شرم آنا چاہیئے۔ کیا تم لوگوں کے دلوں میں اپنے سے بڑوں کے لیے کوئی عزت نہیں؟"۔

ایک لمبے تڑنگے شہزادے نے اس کے پاس آکر کہا۔ "اپنی یہ نصیحتیں اپنے پاس رکھو، اس بوڑھے کو کیا حق پہنچتا ہے کہ یہ ہم سے امرود تڑوانے کا بیہودہ مطالبہ کرے"۔

"اس میں اس بے چارے بوڑھے کا بھی کوئی قصور نہیں ہے، وہ تمہاری شکلیں دیکھ کر یہ سمجھا تھا کہ تم لوگ شریف نظر آتے ہو، اس کی بات مان لوگے، اس کو کیا پتہ تھا کہ تم اتنے مغرور اور بدتمیز ہوگے"۔ شہزادہ بابر نے جواب دیا اور بوڑھے کے کپڑوں سے گرد جھاڑنے لگا، جو زمین پر گرنے کی وجہ سے اس کے کپڑوں پر لگ گئی تھی۔

اس کی باتیں سن کر تمام شہزادوں کے چہرے غم وغصّے کی شدت سے سرخ ہوگئے۔ اسی لمبے تڑنگے شہزادے نے اپنے ساتھیوں سے کہا "اس بیوقوف شہزادے نے ایک غریب بوڑھے کی حمایت میں ہماری سخت بے عزتی اور توہین کی ہے، اب ہم اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے"۔

اس کی بات سن کر تمام شہزادوں نے اس کی تائید کی۔ ایک شہزادہ جو کہ اپنے اپنے آپ کو تلوار کا دھنی سمجھتا تھا، اپنی میان سے تلوار نکال کر بولا۔ "میں اس احمق سے تم سب کی بے عزتی کا بدلہ لونگا"۔

شہزادہ بابر نے بوڑھے کو ایک طرف ہٹادیا اور اپنی تلوار نکال کر اس نوجوان شہزادے کے مقابلے میں ڈٹ گیا، مگر وہ نوجوان شہزادہ، شہزادہ بابر کے سامنے زیادہ دیر تک نہیں جم سکا۔ شہزادہ بابر نے پینترے بدل بدل کر تلوار کے ایسے ایسے ہاتھ دکھاے کہ مدمقابل جلد ہی بے بس ہوگیا۔ شہزادہ بابر نے تلوار کا ایک ایسا ہاتھ مارا کہ اس شہزادے کی تلوار اس کے ہاتھ سے نکل کر فضا میں بلند ہوئی اور اس کی نوک امرود کے درخت میں لٹکے ہوئے ایک بڑے سے امرود میں پیوست ہوگئی، اور پھر تلوار اس امرود میں لٹکی ادھر ادھر جھولنے لگی۔

تمام شہزادے حیرت سے یہ ماجرا دیکھ رہے تھے۔ شہزادہ بابر نے آگے بڑھ کر تلوار کی نوک اس شہزادے کی سینے پر رکھ دی، اگر وہ چاہتا تو اس کو ہلاک بھی کر سکتا تھا۔ ہارنے والا شہزادہ شرمندہ ہوکر ایک طرف کو سر جھکا کر کھڑا ہوگیا۔

اپنے ساتھی شہزادے کی شکست نے دوسرے شہزادوں کو مزید ناراض کر دیا، ایک شہزادہ پھر تلوار سونت کر آگے بڑھا مگر چند ہی لمحوں بعد اسے بھی شکست کہ سامنا کرنا پڑا۔ اسی طرح ایک کے بعد ایک شہزادہ بابر نے تمام شہزادوں کو شکست دے دی۔ وہ تمام کے تمام باغ کی گھاس پر بیٹھ کر ہانپنے لگے۔ شہزادہ بابر پھرتیلا ثابت ہوا تھا اور اس نے تمام شہزادوں کو جلد ہی تھکا مارا تھا۔ سب شہزادے اس سے سخت نفرت محسوس کرنے لگے تھے مگر وہ اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے۔

ان سے نمٹ کر شہزادہ بابر امرودوں کے درخت پر چڑھ کر بوڑھے کے لیے امرود توڑنے لگا۔ جب بوڑھے کا ٹوکرا بھر گیا تو شہزادہ نیچے اتر آیا۔ اور پھر وہ اچانک حیرت زدہ رہ گیا۔ باغ میں ایک کٹیا بنی ہوئی تھی، اس کٹیا کا دروازہ کھلا اور اس میں سے بادشاہ، ملکہ اور شہزادی باہر نکلے۔ تمام شہزادے گھبرا کر کھڑے ہو گئے۔

بادشاہ نے بابر کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ "شہزادے ہم تم سے بہت خوش ہیں۔ تم اب یہ بات اچھی طرح سمجھ گئے ہو گے ہم نے یہ سب چکر تم لوگوں کا امتحان لینے کے لیے چلایا تھا۔ ہمیں اپنی شہزادی کے لیے ایک رحم دل اور بہادر شوہر کی تلاش تھی، خدا کا شکر ہے کہ تم ہمارے معیار پر پورے اترے ہو۔ تم نہ ہی ان دوسرے شہزادوں کی طرح مغرور ہو اور نہ ہی ان کی طرح بدتمیز ہو۔ ہم اس کٹیا میں بیٹھے سارا تماشا دیکھ رہے تھے۔ تم نے جس دلیری اور جرات مندی سے ان تمام نکمے شہزادوں کا مقابلہ کیا تھا، اس نے ہمیں تو بہت متاثر کیا ہے"۔

تمام شہزادوں نے شرمندہ ہو کر گردنیں جھکا لیں۔ بادشاہ شہزادہ بابر کو اپنے ساتھ محل میں لے گیا۔ تمام شہزادے اپنے کیے پر شرمسار تھے اس لیے وہ واپس اپنے اپنے ملکوں کو چلے گئے۔

چند ہی دنوں بعد شہزادہ بابر اور شہزادی امبر کی بڑی دھوم دھام سے شادی ہو گئی اور اس طرح شہزادہ بابر اپنی رحمدلی اور جرات مندی کی بنا پر دنیا کی خوبصورت ترین شہزادی سے شادی کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

ختم شد

علیم ایجنسیز پبلشرز کی

بچوں کے لئے دلچسپ اور مزیدار کتابیں

جل پری ۱/۰۰

کھویا ہوا شہزادہ ۱/۰۰

بہادر شہزادہ ۱/۰۰

جل پری کا جادو ۱/۰۰

جادوگر بنی شہزادی ۱/۰۰

آدم خور ۱/۰۰

خوفناک جزیرہ ۱/۰۰

پریوں کا تحفہ ۱/۰۰

جزیرے کا بندر ۱/۰۰

شیشے کا درخت ۱/۵۰

سیستان کا دیو ۱/۰۰

پراسرار حویلی ۱/۰۰

[illegible] کی ڈبی ۱/۰۰

سونے کا شیر ۱/۰۰

بونے جادوگر ۱/۵۰

جنگل کا محل ۱/۰۰

شاہ یمن ۱/۰۰

دو چڑیاں ۱/۰۰

لعل شہزادہ ۱/۰۰

سچا طوطا ۱/۵۰

راکھ شہزادی ۱/۰۰

[illegible] ۱/۰۰

شہزادی جاناں ۲/۰۰

عمرو عیار [illegible] ۱/۰۰

مینا پری ۱/۰۰

موت کا جن [illegible]

خزانوں کا تحفہ [illegible]

عمران سیریز

صحرا کا جن [illegible]

الف لیلیٰ [illegible]

عمرو عیار اور [illegible] قبیلہ ۱/۰۰

کُبڑے کا بیٹا ۱/۰۰

علیم ایجنسیز پبلشرز

اسلامیہ کالونی [illegible] لاہور